افتخار الہدیٰ بجواب افترا صاحب معیار الہدیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد حمد مشکلکشاے ہر دو جہان قادر قدیر حقیقی ع تیرے سوا کوئی نہین مشکلکشا کریم ونعت رہنماے انس و جان بے شبہت ونظیر تحقیقی ع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر احقر زمان محمد جہان گیر خان شکوہ آبادی خدمت مین اصحاب انصاف وارباب اعطاف کے عرض کرتا ہے واضح ہو کہ حضرات شیعہ نے جیسے اس ہیچمدان کے مناظرہ ریسبیت سے کچی کھائی ہے الحق ایسی مصیبت تو انکو آغاز دین ابن سبا سے آجتک پیش نہین آئی ہے ؎

ملنا تیرا اگر نہین آسان تو سہل ہے
دشوار تو یہی ہے کہ دشوار بھی نہین

کمرین ٹوٹ گئین پست ہوگئے جی چھوٹ گئے حوصلے بگڑ گئے کچھ تھے غم پالتے ہین عریضے دریا مین ڈالتے ہین امام ضامن ثامن کے ضمان کے طلبگار مولیٰ مشکلکشا کے امان کے امیدوار امام غائب کو پکارتے ہین سرون کو دیوارون پر مارتے ہین چولین ڈھیلی ہوگئین جانون پر بنگئی قافیہ تنگ ہے عقل دنگ ہے منھ پیٹتے ہین چھاتی کوٹتے ہین عالم حیرانی ہے سخت پریشانی ہے کف افسوس ملتے ہین دل ہی دل مین جلتے ہین بغلین جھانکتی ہین مفر کی راہ تاکتے ہین سکتہ کا عالم ہے ناک مین دم ہے عامی ماتمی لباس مین تو خواص بدحواس سینے شق ہین رنگ فق ہین ہونٹ چاٹتے ہین بوٹیان کاٹتے ہین حالت ظاہری خراب کیفیت باطنی پیچتاب سوداے خام پکاتے ہین جھوٹی تہمتین لگاتے ہین ؎

لگے منھ بھی چڑانے دیتے دیتے گالیان صاحب
زبان بگڑی تو بگڑی تھی خبر لیجے دہن بگڑا

اب شیعون سے سواے منھ چڑانے اور زہر خند فرمانے کے اور کچھ تدبیر ہی نہین

ہین پڑتے مگر نوشتۂ تقدیر سے بے بس ہین لمؤلفہ

خوبی تقدیر چہ آورد بہ پیش	گردجگر ستبیان رالیش ریش		

مجبوری کا بھلا ہو جسنے انکو اُس امر نامناسب کی طرف متوجہ کیا کہ ہماری نسبت قسم قسم کے الزام صریح اتہام قائم کرکے اپنے دل محزون کو خوش کرلیتے ہین جنکی حقیقت مین کوئی اصلیت نہین الغرض اِس خلاف داب مناظرہ سے مطلب ابن سبا کے چیلونکا سوائے اِسکے نہین ہے کہ کسی نہ کسی صورت سے مشتاقانِ مباحثہ کو جسکی شہرت تمام ممالک مغربی وشمالی مین مچ رہی ہے ہماری جانب سے بدظن کرین چونکہ ہمارے قدردان بفضل الٰہی سبھی تو صاحب سلیقہ وذی علم ہین وے حق شناس ہرگز مفتریون کے دھوکے دھڑی مین نہ آئینگے لمؤلفہ

تول لیتی ہین نگاہون مین وہ مشتاقون کو		ڈھیلے ہین سنگ ترازو تو ترازو آنکھین

تفصیل اِس اجمال کی یہ ہے کہ بعض شیعہ نے بایما اکثر رؤسا اکبرآباد کے ظہار الہدی کے دوجواب طبع کروائے اور نفس الامر مین ایک بھی کار آمد نہوا

تم تو کہتے تھے میان ہم بھی سپر جیر ینگے		گو نتھ کے زور کیا تب بھی نہ ٹوٹا پا پڑ

اور صاحب کیونکر اظہار الہدیٰ کا جواب ہو سکتا ہے کہ بعون اسد اُسکی تکمیل مبل نے جسکو ماشاراللہ عرف مین اسم بامسمی بدر الدجی کہتے ہین بڑے ڈبل صاحبان اجتہا د ڈپلومہ یافتہ کے دلون کو مانند کلف ماہ کے داغدار کردیا پھر عوام شیعہ کس شمار قطار مین ایسے اقوال پراگندہ مانند گوزشتر باد ہوا ہوا کرتے ہین حق یہ ہے کہ بدر کامل کے مقابل مین کرمک شب تاب چیز ہی کیا ہے علیٰ ہذا شمس الضحیٰ نسیاً منسیا ہوگئی معیار الہدیٰ ہبا منثورا ہوگئی مگر تمیز کو دیدۂ بینا درکار ہے

زلف ورخسار صنم دیکھکے معلوم ہوا		چہرۂ کفر سیہ ہے رخ اسلام سفید

جسکا جی چاہے وہ ہمارے مقابلہ مین آئے

آنکھ پڑتے ہی کھلے حیاء جو بر رد ہو جاے	جیسے مین ہون متوجہ وہ ارسطو ہو جاے

ع تا من قلم انداز م وگیرند قلم را ۔ جو حوصلہ رکھے وہ حرف بحرف بدر الدجی کی تردید مین قلم تہذیب رقم اٹھاوے ہم بھی تو موتھرے نہین انشاء اللہ کتان کی طرح دھجیان اڑا دینگے گرچے گو وہ اکھاڑ کر رکھدینگے چھری کو خربزہ سے نسبت ہو گی ہر حال مین مخالف ہی کو خفت ہو گی ع نہان کے ماند آن رازے کزو سازند محفلہا ۔ صاحب شمس الضحی نے لیا دُکی گالی گلوج کے قصد مین گرم بازاری کی ہے تنے اُنکے ہنگامۂ طوفان خیز کو ایک ہی دم مین سرد کر دیا اب وکیل امام غائب سے پاؤں ملا رہے ہین گوشۂ عافیت مین بیٹھے پچتا رہے ہین ۵

ہاتھ ملتے ہین ستم انکو جو یاد آتے ہین	خود بخود منفعل جو رہین شرماتے ہین

ہر چند یا کہ شیعون کے استادان اول نے ہجو نویسی و زبان درازی مین کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہین کیا قطع نظر اسکے اکثر میر صاحبون نے ہمکو شکوہ آباد کا تیلی فرمایا اور بعض میرزا صاحبون نے ہمکو جیتے جی مُردہ بنایا واللہ ہمکو ایسی بیباکانہ حرکتون اور بیہودہ شرارتون مخالفین کا مطلق خیال بھی نہ ہوا مگر صاحب معیار الہدی فیروز آبادی کی فریبی کارروائی خلاف داب مناظرہ نے البتہ ہمارے دل پر بہت بڑا اثر ڈالا ہے بلکہ ناحق کو بھی سخت صدمہ پہونچایا ہے اور صاحب کیونکر اثر نہ پڑے اور صدمہ نہ پہونچے کہ نفس الامر مین اُس حاسدانہ کید عظیم کا کچھ بھی تو وجود نہین ع ہمیں تا برہی اے حسود کاین رنجیست × گو مطلب مفتری کا اس اختراع بے سود سراسر زیان سے سوائے اسکے نہین کہ جس طرح سے ہو سکے شائقین انصاف دوست کو ہمارے نامی گرامی مباحثہ سے جسکا تذکرہ عدو و عرب دعجم تک ہو رہا ہے بدظن کر دے جبکہ ہم بفضل خدا اُس الزام صریح اتہام سے بالکل ہی پاک ہین اور حسینک زنی

حاسدانِ بد نظر سفاک سے بیباک پھر ہم سے کسکی جان جو چشم چار کرے ع
دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست * چونکہ ہمارے ذمہ مفتری جدید ناسعید کے
افترا صریح کا جواب دندان شکن بل گردن زن دینا فرضاً واجب تھا اس لیے
مشتے نمونہ خروارے ہدیہ ناظرین مناظرہ کیا جاتا ہے تاکہ شائقین علم الیقین کا شبہ
جو کیا وسنے براہ عناد ڈالنا چاہا ہے رفع دفع ہو جاوے ؎

شمع نے آگ رکھی سر پہ قسم کھانے کو	بدزنی بزم میں جسبدم ہوئی پروانہ کو

پہلا افترا یہ ہے کہ علی حسین مالک مطبع یوسفی واقع دہلی نے حسب منشاء نیم حکیم افتخار علی جیو فیروزآبادی کے ٹیٹل پر اپنی طرف سے یہ عبارت پرخسارت لکھدی تھی کہ صاحب اظہار الہدیٰ نے جناب فاطمہؑ دختر رسولؐ خدا کو معاذ اللہ کافر تک لکھا ہے

جواب حاشا وکلا ہمارے تمام و کمال مناظرہ میں اس بہتان ایجاد حسادکا نشان بھی نہیں ہے اگر معاذ اللہ ثم معاذ اللہ نصیب اعدا کچھ بھی اس کذب صریح کا اثر ہوتا تو بیشتر ہمکو اہلِ سنت ہی کی دار و گیر سے دامن چھوڑانا مشکل پڑتا * بگیران جدید سے قطع نظر اسکے مفتری اگر اپنے دعوی میں حق بجانب تھے تو کیوں انھوں نے صفحہ وسطر کا حوالہ نہ دیا بس یہی حجت قوی دعوی تبرائیوں کی تردید کے واسطے بس ہے امر واقعی یہ ہے کہ یہ ستم ہائلی باغواے شیطانی ابن سبا کے چیلوں سے ایسا سرزد ہوا ہے جسکو نہ شیعہ پسند کرینگے اور نہ سنی بلکہ ظالم تبرائیوں کو دائرہ اسلام سے قطعی خارج سمجھینگے واللہ یہ بیت حسب حال اس بد مآل کے ہے جو ایسا کلمۃ الکفر نسبت بضعہ رسولؐ اللہ کے لکھے وہ موذی ملعون کونین ہے ؎

تبری وہ مثل ہے بے رافضی لا الی ہؤلاء ولا الی	نہ تو زیر دین محمدی نہ زبر ز مذہب عیسوی

صد افسوس صاحبان اجتہاد لکھنؤ کے حال پر کہ انھوں نے بھی باوصف اصلاح فرمانے معیار الہدیٰ کے جسکا افتخار خود ہی حکیم جیو نے صفحہ ۷۸ سطر ۲ میں کیا ہے کیوں نہ ہے

معتقد کو ایسی حرکت ناشائستہ سے باز رکھا ع چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی
ہم کہتے ہین کہ جسنے ایسا ترک ادب کلمہ نسبت حضرت فاطمہ زہرا بنت سید الانبیاء کی
شان مین لکھا وہ مردود بلاشک خارجی ناصبی غالی ہے یقیناً اُس ملعون کا حشر و نشر زمرۂ
خوارج و نواصب مین ہوگا اللّٰھم زِد اور ہزار حیف مالک مطبع یوسفی کے حال پر
جسنے بغیر تحقیق باغوائے حکیم جیو ایسے کلمۃ الکفر کو جس کے سننے سے اہلِ ایمان کی روح
کانپتی ہے ٹیٹل پر بڑے فخر سے درج کردیا ع سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجاست
صحیح یہ ہے کہ شیعہ ہماری بحث سے لاجواب بلکہ ذچ ہوکر اپنے حفظ مذہب کے لیئے
اب ایسی کارروائیان کرتے ہین کہ ویسی کسی کافر سے بھی ظہور مین نہین آسکتی ہین
یہ رسم ابن سبا کے چیلون کی جدید نہین بلکہ قدیم سے اظلم ایسا ہی کرتے چلے آئے
ہین چنانچہ ہمارے دعوی حق بجانب کی صداقت پر منہج الیقین جسکو چھاپا ہے امام
جعفر صادق کہتے ہین شہادت دیتی ہے اُسکے باب تقیہ مین حضرت ابی عبداللہ
سے روایت ہے کہ ہمارا شیعہ تو وہی ہے جو معاذ اللہ ثم معاذ اللہ جناب امیر کو
خارجیون اور ناصبیون کے کہنے سے بے تکلف گالیان دے اور بیزار ہو جب
یہ حال ہے تو م خذلان مآل کے عقائد پر مکائد کا پھر دعوی محبت کیسا

سزائے کہ بستر شود این مقام		کہ با دوستانت خلافست و جنگ

خیر حکیم جیو بس غنیمت ہے کہ تمنے شیخ سر برآوردہ عالم عالم شیعیان کی حمایت
تو کی اور کسی سے تو کچھ بھی نہ بن پڑا ع عمرت دراز باد کہ اینہم غنیمت است ہان
اسقدر تمھاری اور انکی تحریر پر تردید مین البتہ فرق ہے کہ انھون نے حضرت
فاطمہ زہرا کو صفحہ ۸۷ کی بحث کلمہ اہلبیت مین بسبب مؤنث ہونے کے تذ اہلبیت رض
سے مطلق خارج کیا ہے اور تمنے اُنسے بڑھ کر یہ کام کیا کہ حضرت معصومہ کو صاف
صاف معاذ اللہ ثم معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد معیار الہدیٰ کے ٹیٹل پر اپنی طرف سے

کا فقرہ تک لکھدیا ہے ع اگر پدر نتواند پسر تمام کند ۔ ہم یقین کرتے ہین کہ عوام شیعان پاک بالخصوص رؤسا اکبر آباد جو ہماری کتاب لاجواب کا نام سنتے ہی مونچھون مین تر ہو جاتے ہین تمھاری ایسی حرکت خارجیانہ وجرأت ناصبیانہ پر ضرور ہی دار و گیر فرماینگے اور صاحب کیون نہ وہ تمسے دار و گیر فرماوین کہ تم تو حد سے گذر گئے انشاء اللہ یہ دھبا تمھارے چھڑانے سے قیامت تک نہ چھوٹیگا ۔

مجتہد را زبان نصیحت کرد		جوز بمغز را سبکساری

دوسرا افترا یہ ہے کہ حکیم جبو فیروزآبادی اور مالک مطبع یوسفی دہلی نے ایک فتوی ہمارے علماء کو دھوکہ دیکر جو حقیقت مین قابل لیبل ہے لکھوالیا ہے اور اسکو معیار الہدی کی پشت پر براہ کید چھپوادیا ہے خلاصہ اس عناد قلبی و فساد دلی مفتریون کا یہ ہے ۔ لکھتے ہین عنوان فتوی پر کہ مولوی جہانگیر خان مصنف اظہار الہدی و بید التحبر نے جناب امیرؑ کے ظہور خوارق کو اتیتون اور جوگیون وغیرہ سے منسوب کیا تھا اسلیئے وہ حسب فتوی علماء اہل سنت کے دائرہ اسلام سے خارج کیئے گئے

جواب معاذ اللہ ثم معاذ اللہ ہمنے جناب امیر کرم اللہ وجہہ کی خاص کشف و کرامات کو ہرگز ہرگز خوارق سے جسکو عوام استدراج بولتے ہین عمداً و سہواً بھی منسوب نہین کیا ہے فی الواقع خوارق فعل اتیتون اور جوگیون ہی کا ہے الحق اس کلمہ ترک ادب کو اولیاء کرام سے کیا مناسبت اور اصفیاء عظام کو کہ ارکان اسلام ہین ارذلان کفر سے کیا مشابہت ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک ۔ ہان یہ عقیدہ عقیدہ خاص الخاص ابن سبا کے چیلون کا ہے وہ البتہ جناب امیر رضی سید الاولیا سند الاصفیا کی نسبت خوارق کے مدعی ہین چنانچہ الزام الہدی مطبوعہ مطبع عترت حسین شکوہ آبادی کے صفحہ ۳۰ سطر ۳ مین بڑے فخر سے یہ دعوی کیا گیا ہے ہان خوب ہی یاد آیا یہ دعوی صرف مولوی شیخ احمد دیوبندی ہی کا نہین ہے بلکہ مستفتی خود بھی اپنے

استفتا مین مدعی خوارق کے ہوئے ہین ع یکے ورد بانشہ یکے راہ زن ہ پس اِس
صورت مین ہر دو برادر یکرنگ اپنے ہی دعوے نامناسب کی رو سے اگرچہ بسبب رفض
کے پہلے سے ہی خارج از اسلام تو تھے ہی اور کبھی رہے سہے دائرہ دین سے
مطلقًا خارج ہوگئے ع او خویشتن گم است کرا رہبری کند ہ آب ہم اپنی مظلومیت
کی داد حضرات شیعان پاک بالخصوص رؤسا اکبرآباد سے جو بانی مبانی اِس مناظرہ
کے ہین چاہتے ہین ع اے خانہ برانداز چمن کچھ تو ادھر بھی ہ اور صاحب
کیون نہ ہم دادخواہ ہون کہ بفضل خدا اصل مین ہماری کوئی خطا نہین ہے سہ

صبح کے دیکھنے والے تو بہت ہین دلگیر		اور یہان حسن شناسانِ سخن تھوڑے ہین

لہذا اس موقع پر اصل عبارت استفتا کی مع جواب باصواب علماء دہلی نقل کیجاتی ہے
تاکہ اہلِ انصاف پر صاف روشن و مبرہن ہوجاوے کہ اصل مین کسکی خطا ہے سہ

خوش بود گر محک تجربہ آید بمیان		تا سیہ روے شود ہر کہ درو غش باشد

استفتا

کیا فرماتے ہین علماء دین و مفتیانِ شرع متین اِس مسئلہ مین کہ ایک شخص علی مرتضیٰؓ کی
نسبت لکھتا ہے کہ اگر بسبب ظہور خوارق کے حقدار امامت تھے اور مدار کار اس
دعوی کا خوارق ہی پر موقوف ہے تو اکثر خوارق جوگیون اور اتیتون اور حکمائے یونان
واہلِ طلسم وغیرہ سے سرزد ہوتے ہین فقط

دریافت و تنقیح طلب یہ امر ہے کہ علی مرتضیٰؓ کی کشف و کرامات و خوارق عادات کو
جوگیون اور اتیتون اور حکماے یونان واہلِ طلسم سے منسوب کرنے اور اِس قسم کے
عقیدے رکھنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے یا نہین۔

الجواب

صورت مسئولہ مین جو شخص حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کی کشف و کرامات کو بعینہٖ اتیتون

یعنی جوگیوں کے شعبدے واستدراجات قرار دیتا ہے حقیقت مین وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے اسکو چاہیئے کہ کرامات و استدراجات مین فرق معلوم کرے - الخ -

مہر حبیب خانصاحب امام مسجد سنہری	مہر سید محمد ابوالحسن صاحب	مہر سید محمد نذیر حسین صاحب	مہر سید محمد عبدالسلام صاحب	مہر محمد کرامت اللہ صاحب

فی الواقع یہ فتوی ہمارے علماء دین و مفتیان شرع متین کا بلاشک وشبہہ درست وبجا و راست وزیبا ہے اگر قبل از طبع فتوی ہذا اہل نفاق ہمارے بھی نظر سے گذرانتے تو بلا توقف ہم بھی اُسپر یقینًا اپنی مُہر ثبت کرتے ع درکار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست لیکن اب بھی ہمارا صاد ہے الحق ہمارے نزدیک بھی جو خارجی حضرت مرتضی علی کی کشف وکرامات کو بعینہ خوارق عادات بتاوے یا اپنے کرتب کا دوسرے کو تہمت لگاوے وہ موذی صرف دائرہ اسلام سے ہی خارج نہین ہے بلکہ دنیا مین ملعون و مردود اور آخرت مین مبغوض و مطرود ہے خدا اُسکا دونون جہان مین منہ کالا کرے ۵

ٹکر جانے کا ظالم نے نرالا ڈھب نکالا ہی
دو رنگی اسکی باتون نے ہنسا کر مار ڈالا ہی

اب ہم حسب فرمان علماے ذی شان اہل سنت والجماعت کے اپنے عقائد ہمیکا اُد کا ٹھیک ٹھیک اظہار کرتے ہین ع می تراود حیکم انچہ درآوندِ دل است *
ہم بالیقین بتصدیق دل واقرار زبان معجزات وبینات کو انبیاء اللہ سے اورکشف و کرامات کو اولیاء اللہ سے اور استدراجات وخرقہ عادات کو جوگیون اوراتیتون وغیرہ سے منسوب کرتے ہین یہ ہے ہمارا صدق دل سے اعتقاد غفور الرحیم ایسے ہی اعتقاد پر ہمارا خاتمہ بالخیر کرے آمین ثم آمین ہان جو اسکے خلاف ہے وہ اظلم

البتہ خارجی ناصبی ہے ؎

ولد الزنا ست حاسد منھم آنکہ طالع من		ولد الزنا کش آمد چو ستارہ یمانی ٭

امر واقعی تو یہ ہے کہ اگر حضرات شیعہ جناب امیرؑ کی کشف و کرامات کو بڑھاتے ہین تو مثل معجزات و بیّنات انبیاء اللہ کے بتاتے ہین اور جو گھٹاتے ہین تو آنجنابؑ کو خوارق عادات ٹھہراتے ہین چنانچہ ہردو عقائد بر مکائد شیخ دیوبندی کی انوار الہدیٰ کے صفحہ ۳۰ مین موجود ہین اگر ایسے بدعقیدہ اور اُسکے سنگتیون کو دائرۂ اسلام سے خارج کیا جاوے تو بجا بلکہ عین سزا ہے ؎

ایک ہم ہی تیری چال سے پستے نہین صنم پامال کبک بھی تو ہوئے کوہسار مین

اب ہم اِس بات کو ثابت کرتے ہین کہ جو کچھ مفتریون نے ہماری نسبت افترائی ہین ہم بفضل الٰہی و برکت رسالت پناہی بالکل ہی اُن تہمتون سے بری ہین ع رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت ٭ اور صاحب ہم کیونکر برے نہون کہ مفتریون نے استفتا مین صریح کید عظیم کو کام فرمایا ہے بلکہ ہمارے علماء کو حسّادونے اپنی اصلی خبث طینت سے اِس طرح پر دھوکہ دیا ہے جیسے کہ یادری لوگ بقول لیکہ زر و سگ ہم براد رشغال ست مسلمانون کو دھوکے دیا کرتے ہین مگر قربان اپنے علماء بیدار مغز دور اندیش روشن ضمیر کے کہ اُنھون نے جواب استفتا مین لفظ بعینہٖ کی ایسی قید لگادی کہ سائل کے کید عظیم و شدید جسیم کا جزر کلّ قلع و قمع ہوگیا اور جو الزام سراسر اتہام مفتریون نے ہماری نسبت ناحق بھی قائم کئے تھے وے اُنھین کے سر پڑے بقول ع چاہ کن را چاہ در پیش ٭ اِسلیئے کہ استفتا مین سائلون نے ہماری عبارت بعینہٖ نقل نہین کی بلکہ ایک جملہ مین سے کچھ کلمات اپنے مفید مطلب ہر چند کہ بےمعنی ہین تراش لئے ہین بلاشک یہ کید اِسکے مشابہ ہے جیسا کہ کسی عیسائی نے ایک مسلمان ناواقف

سے کہا کہ میان تمھارے قرآن مین نماز پڑھنا منع ہے یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ ترجمہ یعنے اے ایمان والے لوگو تم نماز کے پاس نجاؤ۔ مسلمان سنکر گھبرایا اُسوقت ہمسا کوئی واقفکار بھی اُس جلسہ مین شریک تھا ہنسکر کہنے لگا کہ جی پادری صاحب آپنے وَاَنْتُمْ سُکٰرٰی بقیہ آیت کو کیون چھوڑ دیا اُسکو بھی بیان کیجئے پادری صاحب نادم ہوکر اپنے گھر کھسک گئے واللہ یہی حال ہے ہمارے حاسدونکا کہ انھون نے ازراہ قساوت قلبی شائقین مناظرہ سے اتنا چھپایا اور ان مین شکوک ڈالنے کا ارادہ نا صواب سے ہماری اصل عبارت پوری نقل نہین کی بلکہ کل جملہ سے ایک جز ولیکر تمام علماے دین سے استفتا کیا کہ ایک شخص اعتقاد رکھتا ہے کہ معاذ اللہ جناب امیرؑ کے کشف وکرامات مثل خوارق جوگیون واتیتون وغیرہ کے ہے (فقط لفظ فقط کیا دنے علماء کے دھوکہ دینے کے واسطے اپنی طرف سے لکھا ہے) اسپر ہمارے علماء حق گونے کہ ارکان اسلام ہین جواب باصواب دیا کہ اگر سائل کا سوال بعینہ ہے تو البتہ وہ شخص جو ایسا عقیدہ رکھتا ہے یعنی جناب امیرؑ کے کشف وکرامات کو جوگیون اور اتیتون وغیرہ کے خوارق سے نسبت دیتا ہے دائرہ اسلام سے خارج ہے اُسکو چاہیئے کہ توبہ کرے اور اگر سائل کی عبارت استفتا بعینہ نہین ہے تو وہ شخص مسلمان ہے اُسکو کوئی حاجت توبہ کی بھی نہین ہے۔ اب ہم اس بات کو ثابت کرتے ہین کہ ہماری عبارت معترضون نے بعینہ درج استفتا نہین کی بلکہ چند لفظ اصل عبارت سے لیکر استفتا کیا ہے وہ یہ ہے کہ جب مولوی شیخ احمد دیوبندی وکیل سنبھل پور نے انوار الہدیٰ مطبوعہ عشرت حسین شکوہ آبادی کے صفحہ ۲۰۳ مین نسبت جناب امیرؑ کے خوارق عادت ہونے کا دعویٰ کیا اور آنجنابؓ کے کشف وکرامات کو بدرجہا حقیر وبے توقیر سمجھا اُسکے جواب مین ہمنے بجنسہ یہ

عبارت الزاماً لکھی جسکو ہم معیار الہدیٰ ہی کے صفحہ ۱۸۳ سے نقل کرتے ہین کیونکہ شاید نے صفحہ ہذا مین ہماری عبارت بعینہ نقل کی ہے وہو ہذا - اگر شیعہ کہین کہ جناب امیر بسبب ظہور خوارق کے حقدار امامت تھے اور مدار کار اس دعوی کا خوارق ہی پر موقوف ہے تو اکثر خوارق جوگیون اور راہبون اور حکماء یونان اور اہل طلسم وغیرہ سے سرزد ہوتے ہین چاہیئے کہ وہ بھی نعوذ باللہ اس فضیلت کے مستحق ہون - یہ ہی اصل عبارت ہماری کتاب لاجواب کی ہے ابن سبا کے چیلو سچ کہو کہ جب ہمارے جواب دندان شکن بل گردن زن مین استفہام انکاری موجود ہے تو کیونکر ہم حکیم افتخار علی فیروزآبادی کے ملزم اور مالک مطبع یوسفی کے مجرم ٹھہر سکتے ہین ۵

خاک اڑانے سے قمر گرد مین چھپتا ہے کہین	تبن مین تو ہے نہ تیرہ مین تو کودن ہے غبی

اس موقع مناسب پر وہ امر بھی قابل اظہار ہین جو ہماری اسی عبارت لاجواب کے جواب الجواب مین مولوی شیخ احمد نے شمس الضحیٰ مین اور حکیم افتخار علی جنو نے معیار الہدیٰ مین تحریر کیئے ہین مولوی صاحب شمس الضحیٰ کے صفحہ ۲۹۷ مین برخلاف اپنے دعوی کے جو انوار الہدیٰ مین بڑے طمطراق سے کیا تھا چنکر بطریق تجاہل عارفانہ تحریر فرماتے ہین - یہ بھی آپ ہی کا کام ہے کہ معجزات انبیاؑ و اوصیاؑ کو جوگیون اور اہل طلسمون کے شعبدون سے تشبیہ دو الخ اور حکیم جنو معیار الہدیٰ مین بطرز جہل مرکب حامیانہ دبکر لکھتے ہین کہ صاحب انوار الہدیٰ نے بوجوہ کثیرہ استحقاق امامت وخلافت جنابؑ امیر ثابت کیا ہے ذرا بنظر انصاف ملاحظہ کیجیے الخ اجی حکیم جنو ہم کیا انصاف کی نظر کرین شیعیان اکبر آباد سے انصاف کروایئے جنکے جواب کا نام سنتے ہی باچھین کھلجاتی ہین مونچھین تہ ہوجاتی ہین پھولے جامہ مین نہین سماتے ہین خوشی کے عالم مین بغلین بجاتے ہین اور اگر تب سے ہی انصاف

کرانا چاہتے ہو تو ہم پھر وہی کہتے ہین کہ شیخ دیوبندی مدعی خوارق ہوئے تھے اور حکیم جی فیروزآبادی نے ناحق کو بھی انکی پشت پناہی مین کمرہمت چست کی دراصل ہر دو صاحب خطا پر ہین کیونکہ دونون مدعیون کے جواب الجواب سے تصدیق دعوی خوارق کی نسبت جناب امیر کے ہوتے ہی ہ

عوض بوسہ کے ہمنے گالیان دین یا کہ صاحب نے		ذرا انصاف تو کیجئے نکالا کسنے شر پہلے	

بقول شخصے خود را نصیحت و دیگرے را فصیحت - ہان فلاطون زمان یہ تو بتلائیے کہ تمنے معیار الہدی کے صفحہ ۱۸۳ مین ہمارا جواب الزامی پورا نقل کیا اور استفتا مین کیون اسکو ادھورا کر دیا کیا استفتا لکھتے وقت بنگ پیکر بیٹھے تھے جسکی بیہوشی مین خود غلطی کرگئیے یا معجون فلک سیر چکھ گئے تھے جسکے نشہ مین دست ہو ہمارے استفہام انکاری جملہ خبریہ کو ٹریب فرما گئیے ہ

خود غلط املا غلط انشا غلط		دیکھیے ہوتا ہے اب کیا کیا غلط	

واللہ تم بھی بڑے چال باز ہو خوب ہی مسلمانون کو دھوکے دیتے ہو ہ

نیش عقرب نہ از پئے کین ست		مقتضائے طبیعتش این ست	

کیون حکیم جیو تم جو بارے عبداللہ بن سبا کی ہجو مین جو تمام جہان کے شیعان پاک کا دادا پیر بلکہ استاد اول ہے ایک رسالہ لکھنے کا وعدہ کرتے ہو اور اپنی لغو حکمت عملیون پر کچھ خیال نہین فرماتے انصاف سے بسا بعید ہے پہلے اپنی سو مزاجی طبیعت نادرست کا تو علاج کرلو تب دوسرون کا قارورہ دیکھنا ہ

ہمیشہ جھوٹی حکایات لکھ کے جیتا کر		گیا ہے سانپ نکل اب لکیر پیٹا کر	

سچ کہو اے ارسطوے دوران تمکو ایسی فریبی کارروائیون سے شرم تو نہ آئی ہوگی واقعی یہان بوند بھی نہین ڈھلکتی ہو گی ہ

بد نہ بولے زیر گردون گر کوئی میری سنے		ہے یہ گنبذ کی صدا جیسی کہے ویسی سنے	

غرضکہ حکیم جیو نے براہ کید یہ استفتا مین اسقدر عبارت ہماری اصلی عبارت سے نقل کی ہے جسکو ہم انھین کے استفتا سے نقل کرتے ہین - اگر بسبب ظہور خوارق کے حقدار امامت سمجھے اور مدار کار اس دعوی کا خوارق ہی پر موقوف ہے تو اکثر خوارق جوگیون اور اتیتون اور حکماے یونان و اہل طلسم وغیرہ سے سرزد ہوتے ہین فقط اب وہ عبارت بھی سنئے جو ہمارے اصل مضمون الزامی سے حکیم جیو نے نکالکر اپنے مطلب کے معنی بنائے ہین وہ اصل عبارت ہماری کتاب کی یہ ہے - اگر شیعہ کہین کہ جناب امیر بسبب ظہور خوارق کے حقدار امامت تھے اور مدار کار اس دعوی کا خوارق ہی پر موقوف ہے تو اکثر خوارق جوگیون اور اتیتون اور حکماء یونان اور اہل طلسم وغیرہ سے سرزد ہوتے ہین چاہیئے کہ وہ بھی نعوذ باللہ اس فضیلت کے مستحق ہون اس عبارت مین سے ستیاد نے لفظ شیعہ کا اپنے حفظ مذہب کے واسطے نکالڈالا تاکہ علماے اہل سنت والجماعت کو شبہہ نہ پڑے کہ سائل شیعہ ہے اور اسم پاک جناب امیر کو بھی نہین معلوم کس مصلحت سے حذف کیا حالانکہ ہماری اصل عبارت مین موجود ہے اور ہماری آخر عبارت مین سے اسقدر جملہ خبریہ دور کر دیا - چاہیئے کہ وہ بھی نعوذ باللہ اس فضیلت کے مستحق ہون اور پھر اُسپر بھی طرہ یہ کہ جو عبارت حکیم جیو نے استفتا مین اصل عبارت اظہار الہدی کو تحریف کرکے لکھی ہے اُسمین اپنی طرف سے لفظ فقط اور بڑھا دیا ہے تاکہ علماء کو دھوکہ ہو خلاصہ یہ کہ ستیاد امین اتھرا طرفن کمالات نور مین کامل بل اکمل ہین مگر انجام کو نتیجہ سواے وتذل من تشاء کے اور کچھ نہ ملا ؎

چھری کا تیر کا تلوار کا تو گھاؤ بھرا	لگا جو زخم زبان کا رہا ہمیشہ ہرا

حق یہ ہے کہ ایسے غوغائیون کے فریب مانند گوز شتر بادر ہوا ہوا کرتے ہین ؎

چیلے ہین جتنے سانپ وہ ڈستے کبھی نہین		بادل جو ہین گرجتے برستے کبھی نہین

اجی حکیم جیو تم تو علم کلام مین بالکل ہی ناواقف نکلے تمھارے نزدیک رطب و یابس ایک ہی چیز ہے آلو بخارا کو لو اُتو بیچارا اور لسان الثور کو گائے کی جیب سمجھتے ہو کیا کو دون دیکر پڑھے ہو **نظم**۔

صاحب ہچکی کو بتا یا کٹول		واسطے ہیضے کے لکھا اسغول
لکھدیا مجنون کو شیر شتر		کہدیا مستسقی کو جا فصد کر
جسکو کہ سمجھا کہ اسے ہے صرع		کہنے لگا دو اسے مار القرع

بقول شخصے نیم حکیم خطرۂ جان اب تو ہم تمھارے چھیڑ کے سبب سے بید غدغہ صاف صاف کہتے ہین کہ جو کچھ کہ ہمنے مولوی شیخ احمد مدعی خوارق کے جواب مین لکھا اُسپر تمنے ہماری نسبت علماء اہل سنت سے فتوی کفر کا لیا ہمنے اُس سے بھی بڑھکر شیعان اکبر آباد کے سوالات کے جوابات بے نظیر تحریر کیے ہین دیکھین تم کہانتک فتوی لوگے

ساغر مے کی طرح اے ساقی		یہ چھیڑ تا ست کہ بھرے نکلے ہین	

سنو شیعو گوش ہوش سے اپنے سوالون کے جواب ایک مرزا صاحب نے ہمارے ایک دوست سنی المذہب کی معرفت ہمسے دریافت فرمایا کہ قرآن مین اصحاب النار و اصحاب الجنة کیون آیا ہے اِس قسم کی آیتین دیکھکر ہمکو تعجب ہوتا ہے ہمنے معًا جواب دیا کہ مرزا صاحب سے کہدو کہ جیسا آپ اصحاب النار کی آیت پر تعجب کرتے ہین ویسا ہی ہمکو اِس سے بڑھکر آیہ فَقَاتِلُوا اَئِمَّةَ الکُفر و آیہ اَئِمَّةً یَدعُونَ اِلَی النَّار پر تعجب آتا ہے کیونکہ خوارج مردود و نواصب مطرود بسبب مطلق مقید ہونے کلمہ اَئِمَّةً اور مثل اِنکے دیگر آیات کے معاذ اللہ کچھ اور ہی معنے لیتے ہین جسکا جواب شیعون پر سخت دشوار ہے اور اہل سنت کے نزدیک نہایت آسان اسلیے کہ اہل سنت کلمہ امام کو بھی مانند کلمہ اصحاب کے عام جانتے ہین جیسے امام ابو حنیفہ

وامام شافعی وامام مالک وامام حنبل وغیرہم رحمۃ اللہ علیہم اجمعین یا آیۂ اصحاب النار
کا یہ مطلب ہوگا کہ جناب امیر رضی اپنے اصحاب سے بسبب اُنکی نافرمانی وعدول حکمی
کے ہمیشہ بیزار رہتے تھے ہم اس بات کو شیعون کی ہی اصح الکتاب نہج البلاغت
سے ثابت کرتے ہین وھو ھذا لما اضطرب علیہ اصحابہ فی الامر الحکومۃ
ایھا الناس انہ لم یزل امری معکم علی ما احب حتی انھکم الحرب
وقد واللہ اخذت منکم بیعۃ و ترکت وھی لعدوکم انھک ولقد کنت
امس امیرًا فاصبحت الیوم مامورًا وکنت امس ناھیا فاصبحت الیوم
منھیا قد اجبتم البقاء ولیس لی ان احملکم علی ماتکرھون ترجمہ
جسوقت کہ پریشان حال ہوئے اصحاب اُنکی حکومت کے کام مین جناب امیر
نے فرمایا کہ اسے آدمیو تحقیق شان یہ ہے کہ میرا کام تمسے ہمیشہ پڑتا ہے
اُوسطرح پر کہ مین اُسکو دوست رکھتا ہون اُسپر یہانتک کہ کمزور و پست ہمت ہوگئے
تم اور بالتحقیق قسم ہے مجکو خداے پاک کی کہ مین نے تمسے بیعت لی ہے اور حال
یہ کہ تم بیعت توڑ ڈالتے ہو اور یہ تمھارے دشمن کے واسطے مفید ہے کیونکہ تم
سست پڑ گئے اور البتہ تحقیق کل مین تمھارا حاکم تھا اور آج مین تمھارا محکوم
ہوگیا اور کل مین تمکو روکتا تھا اور آج تم مجکو روکتے ہو اور بالتحقیق رکھا
تمنے دوست زندگی کو اور نہین مجکو تمھارا اعتبار اُسپر جسکو تم بُرا جانتے ہو سواے اِسکے
بکثرت خطبۂ جناب امیر در باب بیزاری اپنے اصحاب کے جو صبح کو بیعت کرتے اور شام کو
توڑ دیتے مرقوم ہین اگر مرزا صاحب کو یقین نہو تو وہ اپنی مستند کتاب نہج البلاغت
وصحیفۂ کاملہ کو ملاحظہ کرلین ع آنانکہ بدست صنادید عجم راہ اور اگر مرزا صاحب
براہِ عناد قلبی وفساد دلی کے آیۂ اصحاب النار کو …… والدہم معاذ اللہ اصحاب رسالت
مآب پر قیاس کرینگے تو یہ گمان غلط اُنکا ہرگز صحیح نہوگا اسلیئے کہ بفضل خدا اصحاب رضی

حضرت سید الانبیا کی شان میں بکثرت آیات بینات مثل کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وغیرہم نازل ہین ع بڑے رتبے ہین اُنکے بیشبہ دینِ محمد مین ﷺ واللہ جیسے مرزا صاحب نے ہمارا ترکی بترکی جواب سنا ہے امام مہدی منظنونہ شیعان کی طرح غائب ہوگئے آجتک صورت نہین دکھائی ۵

ہر کہ گردن بدعوی افرازد		خویشتن را بگردن اندازد	

پھر دوسرے میر صاحب نے ایک آیۂ کریمہ ہمارے دوسرے دوست اہلِ سنت کے ہاتھ بھیجی جسکے عدد اصحابِ ثلثہ رض کے اسماء مبارک سے برابر تھے ہرچند کہ وہ آیت تہدید کفار مین وارد ہے مگر اشرار نے اُسکو بخلاف قواعد شریعت کے اُنہی طرز ناروا پر قیاس کیا ہے ہمنے اُسکا جو کچھ کہ جواب لکھا وہ شیعان نزدیک و دور مین مثل ہمارے نام کی مشہور ہے کیونکہ بامید جواب الجواب وہ جواب الہ آباد سے ملفوف ہوکر لکھنؤ کو بھیجا گیا تھا مگر بفضل خدا ہنوز صداے برنخاست کا مضمون راست ہوا وہ سوال وجواب یہ ہین واضح ہو کہ حضرات شیعہ جب مناظرہ مین بمقابلہ اہلِ سنت کے پست ہوتے ہین اور اُنسے سواے منہ چڑانے یا گالیان سنانے کے کوئی جواب عقلی و نقلی نہین بن پڑتا تب مجاہیل ذلیل براہِ جہل مرکب بلکہ محض خبط بے ربط ایسی نابکار کارروائیون مین اپنی اوقاتِ عزیز کو خراب کرتے ہین کہ نہ وہ شرعاً راست آتی ہین اور نہ عرفاً ٹھیک ہوتی ہین تفصیل اس فعل عبث کی اجمالاً یہ ہے کہ کسی رافضی متعصب ملعون و مبغوض نے ازروے نفاق قلبی و شقاق دلی کے عدد آیۂ کریمہ اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ کو اسماء مبارک اصحابِ ثلثہ رض سے بشکل تثلیث مین کلام الٰہی و احادیث رسالت پناہی و اقوالِ آئمہ ناطق ہے و نیز

بکثرت کتب شیعہ شاہد ہین ہمعد و کرکے بموجب يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ
عام مین شہرت دیتے رہتے ہے حالانکہ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ٥ ایسی سوداوی کی
کارروائی ناروا اسکے سبب سے خود ہی مصداق ضلوا واضلوا کا بنا ہے ع بدنام کنندہ
نکونامے چند مہ خدائی جیشکار ایسے غالی بدشعار پر جو مصاحبان رسول مقبول و معاونان
دین و اسلام پر براہ خبث باطن تہمت قائم کرے بلا شبہ وہ عوغائی واہی اہل ایمان
کے نزدیک دنیا مین مردود و آخرت مین مطرود ہے اسلیئے کہ اظلم اپنے زعم فاسد
و وہم کاسد مین جو بہتان کہ نسبت حضرات اصحاب ثلثہ قائم کرتا ہے وہی بہتان بعینہ
صاحبزادگان جناب امیر رضی و نیز فرزندان دیگر آئمہ پر عائد ہوتا ہے بلکہ یہی صاحبزادے
ائمہ کرام کے معاذ اللہ بعقیدہ شیعان پاک زیادہ تر ملزم ٹھہرتے ہین کیونکہ وہ صاحبزادے
کسی لقب سے ملقب نہین صرف اُنکے اصلی اسماء پر اکتفا کیجاتے ہے بخلاف اسماء
مبارک حضرات اصحاب ثلثہ کے کہ ہر یک صاحب کے واسطے القاب خاص معین ہین مثل
صدیق اکبر رض فاروق اعظم و غنی ذی النورین قطع نظر اگر یہی قاعدہ مصنوعہ شیعان تسلیم
کرلیا جاے تو یقین ہے کہ اِس افتراے فاش سے معاذ اللہ خدا و انبیاء و ملائکہ و
اولیا بھی بری نہین ہو سکتے ہین یارو کوئی ان عقل کے دشمنون خانہ برانداز ایمان
سے دریافت کرے کہ تم تو ازروے فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ کے اپنے فرض مذہبی کو ادا ہی
کر چکے اگر اہل سنت بھی بسبب اپنی مظلومیت کے بضرورت تمھاری اِس شرارت
پر خسارت کا مذکور خوارج و نواصب سے کردین اور وہ معاذ اللہ تم معاذ اللہ مباحثہ
کر بیٹھین کہ اسماء مبارک ائمہ یا محمد تقی جعفر صادق بھی تو آیہ کریمہ اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِين
الخ سے ہمعد ہوتے ہین اُسوقت رئیس الشیاطین سواے اِسکے اپنے سر مخذول
کو گریبان خجالت و ندامت مین ڈالین اور کیا جواب دے سکتے ہین ؎

این دام تر اقصد شکارے دگرے کرد	کانِ صید کہ دیدی بکمند تو نیاید

مزید بران اگر خوارج یا نواصب بیدین کہ دشمن آل اطہر کے ہین آیۂ کریمہ فَقَاتِلُوا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ کو نعوذ باللہ بمعدد اسماے مقدس۔ مولی مشکل کشا۔ محمد تقی کاظم ہادین یا آیۂ کریمہ أَئِمَّةً يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ کو مغنا واحد بمعدد اسماء شریف۔ علی حسن حسین جعفر صادق ہ کا بتاوین تو بلا شبہ ابن سبا کے چیلون پاس بجز خسر الدنیا والآخرت کے اور کچھ ہرگز جواب نہوگا کیونکہ ان دونون آیتون مین صراحت مقید مطلق کی موجود ہے برعکس آیۂ ماسبق کے کہ اسمین صراحت بالکل ہی مفقود ہے ھ

دل مین حاسد کے بھڑکتی ہے اگر نار حسد	پہلے حاسد کو جلاتی ہے یہی کار حسد

اجی حکیم جیو آپ تو داب مناظرہ مین بالکل ہی کورے نکلے چند روز کمرے پر تعلیم پاتے تب ہمارے مقابلہ مین قلم اٹھاتے ھ

نکن ہم ہنجہ بامن گرچہ سحر سامری دانی	زبانم در سخن گفتن ید بیضاست میگویم

جب تمکو مادہ ہی نہ تھا تو کیون دوسرون کے بھروسہ پہ جو خود ہی ہمارے مناظرہ لاجواب سے بحر حیرت مین غرقاب ہو رہے ہین اس دریاے ناپیداکنار مین قدم رکھا جس سے مانجدھار ہی مین غوطے کھانے لگے کیا تمکو خبر نہ تھی کہ ہمارے مقابلہ مین مولوی شیخ احمد دیوبندی اور سید جواد حسین و سید سجاد حسین جبوری اور نواب سید عترت حسین شکوہ آبادی نے کیسی ادبھر لوٹیا ڈبولی جب اُن طوفان بے تمیزی اٹھانے والون کا بیڑا پار نہ لگا تو تمسے نوآموز کب ساحل مراد کو پہونچ سکتے ہین سیکھو حکیم جیو سیکھو ہنوز تم داب مناظرہ مین نابلد ہو بالخصوص ہمارے مقابلہ مین ھ

حسد چہ می بری ای سست نظم بر حافظ	قبول خاطر و لطف سخن خداداد است

اجی حکیم جیو ہمنے اپنے جزو کل مناظرہ مین کوئی سوء ادبی نہین کی بلکہ جو کچھ کہ لکھا

حسب عقائد بر مکائد حضرات شیعہ کے ہی لکھا اور اُسیکے مطابق کلہ بکلہ جواب دیا چنانچہ ایسا ہی اہل مناظرہ کرتے چلے آئے ہین مگر سمجھنے کو دیدۂ بصیرت درکار ہے

چشم بد اندیش کہ برکندہ باد	عیب پسند ند بر عشیم ہنر

ازان جملہ یہ ہے کہ ایک رافضی نے کسی فاضل کامل اہل سنت سے پوچھا کہ مولوی صاحب حضرت علیؓ کی تو تعریف کیجئے فاضل نے جواب دیا کون سے علی آیا رافضیون کے علی یا اہل سنت کے بتا ؤ انھین کی توصیف بیان کرون سائل نے گھبراکر کہا کہ میرے نزدیک ایک ہی علی ہین فاضل نے ہنسکر فرمایا کہ رافضیون کے علی خیالی ہین جو ہمیشہ مغلوب رہا کیئے ہین خلافت کھو بیٹھے عزت سے ہاتھ دھو بیٹھے ذلت کو عزت پر مقدم رکھا ناموس کو برباد کر دیا فی الجملہ انکا وجود ذاتی قطعًا دنیا سے مفقود ہے اور فی الواقع اہل سنت کے حضرت علی کرم اللہ وجہہ وہ ہین جنکا لقب مقدس اسم بامسمّی اسد اللہ الغالب مظہر العجائب والغرائب ہے نگاہ سے کفار کو ڈرانے والے نظر سے اشرار کو ترسانے والے جنکے اسم صفات سے خوبیان اسم ذات کی ظاہر و باہر ہین ؎

ایک مین کیا خوب گر دیکھے آسے حسن آفرین	اپنی صناعی پہ حیران خود وہ صورت گر رہے

رافضی لاجواب ہوکر اماہم باڑے مین جا چھپا ازانجملہ یہ کہ ایک رافضی نے کسی عالم اہل سنت سے دریافت کیا کہ خلیفہ یعنے اخلاف کنندہ ہو سکتے ہین یا نہین عالم نے جواب دیا کہ ہان ہو سکتے ہین مگر میر صاحب یہ تو فرمایئے کہ اگر کوئی خارجی یا ناصبی آپسے پوچھ بیٹھے کہ آیہ فَقَاتِلُوٓا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ و آیہ اَئِمَّةً يَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ کے معنی کیا ہین تو اسکا تم کیا جواب دوگے رافضی نادم ہوکر اپنی زن متوعہ کے خانہ بے تکلف مین چلا گیا ازانجملہ یہ کہ ایک رافضی نے کسی عالم اہل سنت سے کہا کہ حضرت صدیق اکبرؓ مین امامت کی قابلیت نہ تھی کیونکہ وہ کبھی کسی معرکہ

مین نہین بھیجے گئے عالم نے جواب دیا کہ اول تو یہ تہمت صریح غلط ہے اسلیئے
کہ تواریخ فریقین سے ثابت کہ حضرت صدیق اکبر بہت سے معرکون مین بحکم
حضرت رسولخدا بھیجے گئے اور اگر اس اتہام کو بھی صحیح فرض کرلیا جاوے
تو حضرت امام حسین رض ونیز دیگر آئمہ بھی تو کسی معرکہ مین نہین بھیجے گئے وے صاحب
آپ امامت کے لائق ہو سکتے ہین رافضی دندان شکن جواب سنکر نہایت پشیمان ہوا
ازانجملہ یہ کہ ایک رافضی نے کسی عالم سنت سے کہا کہ حضرت عثمان رض کی لاش تین روز
بے گور وکفن دھوپ مین پڑی رہی بڑی اہانت ہوئی عالم نے جواب دیا کہ اول تو
یہ بات محض جھوٹ ہے اور اگر سچ بھی ہے تو یہ اہانت شہداء کربلا کی اہانت سے
بدرجہا کم ہے رافضی گردن زن جواب پاکر حیران رہ گیا ازانجملہ یہ کہ ایک رافضی
نے کسی عالم اہل سنت سے سوال کیا کہ آپ حضرت مولی علی رض کو مشکلکشا جانتے ہین یا
نہین جواب دیا کہ ہرگز نہین کہا کیا سبب فرمایا کہ وہ بیچارے اپنی تو مشکل آسان
نہ کرسکے تو پھر دوسرون کی کیا مشکلکشائی کرسکتے ہین غرضکہ مناظرہ مین خواہ تحریری
ہو خواہ تقریری اس قسم کے جوابات کثیر الوقوع ہین وے ہرگز ہرگز داخل عقائد
نہین ہوسکتے ہین چنانچہ ایسے ہی جوابات اہل اسلام یہود ونصاری کو دیا کرتے
ہین کیونکہ یہود مردود حضرت عزیر کو اور نصارا پرخسارا حضرت عیسی کو اور شیعان
بے ایمانہ حضرت علی رض وحضرت امام حسن رض کو وحضرت امام حسین رض کو ابناء اللہ کہتے ہین انکا
جواب باصواب مسلمان یہ دیتے ہین کہ جب باعتقاد فاسد تمھارے کے خداے پاک
معاذ اللہ بیٹے رکھتا ہے تو بسبب تسلسل نسب کے لازم آتا ہے کہ اسکا کوئی باپ بھی ہو
جب نصاری کہتے ہین کہ تمام گناہون سے عیسائی پاک ہین اسلیئے کہ خدا نے اپنے بیٹے
عیسی کو عیسائیون کے گناہ کا کفارہ کیا ہے اسوقت مسلمان جواب دیتے ہین کیا خوب
گناہ کرین عیسائی اور ناکردہ گناہ سولی پر دھرا جاوے خدا کا اکلوتا پیارا بیٹا

واہ رے انصاف عیسائیون کے خدا کا نقل عجیب ایک پادری نے کسی عالم متبحر اہلسنت سے سوال کیا کہ حضرت بڑی حیرت کی جائے کہ حبیب خدا حیات النبی نے اپنے نواسے ان کو مظلوم شہید ہو جانے دیا اور کچھ اُنکی مظلومیت کا اظہار درگاہ الٰہی مین جا کر نہ کیا عالم نے پادری کو جواب دیا کہ ہمارے حضرت حیات النبی اپنے درد دلی کے بیان کرنے کو خدا کے حضور مین تشریف تو لیگئے تھے وہان جا کر کیا دیکھتے ہین کہ خدا خود ہی زار و قطار رو رہا ہے سر پر خس و خاشاک جیب و گریبان چاک نہایت حیران سخت پریشان با این ہمہ پھر بھی حضرت نے اپنے نواسون کی مظلومیت کا حال عرض کر ہی دیا خدا نے جواب دیا کہ اے میرے حبیب تم اپنے نواسون کو ہی لیئے پھرتے ہو دیکھو تو میرے اکلوتے ہی بیٹے کو ظالمون نے سولی پر رکھدیا تا بدیگران چہ رسد۔ پادری مخذول نے جواب معقول سنکر سیدھی گرجے کی راہ لی بہرحال ایسے جواب الزامی ہرگز عقائد یقینی نہین ہوتے بفرض محال اگر ہوتے ہین تو اس الزام سے مجتہدین شیعہ بھی بری نہین ہوسکتے ہین کیونکہ انھون نے بھی اس سے بڑھ کر سودا دبیان کی ہین ہم ایک نمونہ شیعون کو انھین کی مستند کتاب سے دکھلاتے اور اپنی مظلومیت کی داد شیعون سے چاہتے ہین صوارم مین بجواب مسئلہ اول باب الہیات کے مولوی دلدار علی صاحب جو شیعون کے قبلہ و کعبہ ہین تحریر فرماتے ہین لابد کہ نبی ملزم شود و ساکت بماند و خائب و خاسر برگردد و پیش خدا اے خود از حقیقت حال خبر دہد و لابد کہ حق تعالیٰ چون حق بجانب بندگان خود بیند خلائق را معذور دارد و خود ہم از تعین بعثت و ارسال نادم و پشیمان گردد نعوذ باللہ از مذہبے کہ مآل کار آن قول بہ ندامت و پشیمانی جناب حق سبحانہ تعالیٰ و رسل او باشد فقط اگر ہم بھی شیعون کے قبلہ و کعبہ کی عبارت مذکورہ سے دو لفظ ایک استفہام انکاریہ دوسرا نہی کا

انکا لکر بغیر اسکے کہ کچھ اوسمین اپنی طرف سے کمی یا بیشی یا تغیر یا تبدل مثل حساد کرکے استفتا کرین تو بلا شک و شبہ انھین کے جانشین بے تکلف کفر کا فتویٰ دین کیونکہ آنجناب نے حضرت رسولؐ خدا کو خائب و خاسر و حق سبحانہ و تعالیٰ کو نادم و پشیمان بعثت رسولؐ سے فرمایا ہے ٭

جو چاہا کسی نے کسی کا برا		خدا نے کیا بس اسیکا برا

سوا اسکے نزہۃ اثنا عشریہ و ذوالفقار و صوارم و استقصاء افہام و جواہر عبقریہ وغیرہ کتب کلامیہ امامیہ مین بکثرت ایسے الزام موجود ہین پھر کیا وجہ جو اُنکے مصنف اِس اتہام سے بری کیے جاوین اور ہم ناحق کو بھی بے خطا ملزم سمجھے جاوین انصاف بھی کوئی چیز ہے یا نہین ٭

جلتا ہے جو خورشید سے اے حاسد بدظن		ہے خوبی گفتار خدا داد ہماری

اب تم یہ تو بتلاؤ کہ کسنے قابلِ لیبل کیون ہماری نسبت لکھا کہ جہانگیر خان دائرہ اسلام سے خارج ہے نہ یہ عبارت فتویٰ کی ہے اور نہ ہماری تحریر سے اسکا نتیجہ نکلتا ہے اگر ہم اپنی مظلومیت کی داد حکام عدالت نظام سے چاہین تو سوا اسکے کہ تمھارا حال تباہ ہوا اور کیا ثمرہ اُٹھا سکتے ہو ع نیتجہ کار بد کار بد ہے ٭ ذرا اِس کام کا انجام تو سوچ لیا ہوتا ٭

قرض پیتے تھے مے اور یہ سمجھتے تھے کہ ہان		رنگ لاویگی ہماری فاقہ مستی ایک دن

شاید یہ گمان رکھتے ہو کہ معیار الھدیٰ کا جواب نہ دیا گیا تو یہ دھوکہ دل سے دور رکھو انشاء اللہ بشرط زندگی عنقریب بطرز جدید تمھارے زہر خندہ کا جواب الجواب باصواب لکھا جاویگا وہ اور ہی ہوتے ہین جو ہمسایگی کی عار کو گوارا کرتے ہین اگر ہم جواب نہ لکھین تو تم جاری کے جننے کہنا ٭

چھپ کر خوبان سے چلی جائے اسد		گر نہین وصل تو حسرت ہی سہی	

دیکھنا اُسوقت کسکی زندگی تمام ہوتی ہے ۵		
یادگار زمانہ ہین ہم لوگ		یاد رکھنا فسانہ ہین ہم لوگ

استفتا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علماے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کیا فرماتے ہین کہ جمیع اہل تشیع حضرت صدیق اکبر کو غاصب وفاروق اعظم کو ظالم اور سواے چار صحابہ کے جملہ اصحاب کو مرتد و وراے ایک یا دو کے تمام ازواج رسول اللہ کو کافر جانتے ہین چنانچہ اسکا ثبوت کتب اصول وفقہ شیعہ مین بکثرت موجود ہے حاجت تشریح کی نہین ہے قطع نظر اسکے شیعہ اپنی میت کو نجس سمجھتے ہین اور اُسکے مس کرنیوالے پر غسل واجب جانتے ہین مثل غسل جنابت واحتلام کے باین ہمہ عقائد اگر کوئی اہل سنت بپاس قرابت یا بپاس رفاقت اہل تشیع کے میت کو جسکو شیعہ ہاتھ نہ لگا دین اپنے کندھون پر اُٹھاوے اور اُسکے جنازہ پر جبکہ اُنکا مجتہد نماز اپنے مذہب کی اداکر چکے دوبارہ سنی المذہب کی نماز پڑھے یا اُسکے مجتہد کی ہی نماز مین شامل ہو جاوے تو ایسے مذبذب کے حق مین کیا حکم ہے بینوا التوجروا۔

الجواب جو شیعہ شیخین رضی اللہ عنہما کو سب کرتے ہین فقہار حمہم اللہ کو اُنکی تکفیر مین اختلاف ہے بعض فقہانے اُنکی تکفیر فرمائی ہے درمختار مین ہے فی البحرعن الجوھرۃ معزیاللشھید من سب الشیخین اوطعن فیھما کفر ولا تقبل توبتہ وبہ اخذ الدبوسی وابواللیث وھوالمختار للفتوی وجزم بہ فی الاشباہ واقرہ المصنف پس جبکہ شیعہ کا ایمان ہی مختلف فیہ ہے تو اُسکے جنازہ کی نماز پڑھنی نہین چاہیے

علاوہ ازین اگر بقول بعضے فقہاے شیعہ کو مسلم بھی قرار دیا جاوے تاہم اُنکی نماز جنازہ اور ابتدا السلام اور باہم کھانا پینا ملنا جُلنا ناجائز و حرام ہے۔ کیونکہ وہ اہل بدعت اور اہل اہواء مین سے ہین۔ پس اگر سہواً نماز پڑھے مضائقہ نہین اور اگر دانستہ پڑھا ہے تو گنہگار ہے فقط حررہ خلیل احمد عفی عنہ۔

الجواب صحیح | الجواب صحیح | الجواب صحیح

بندہ محمود عفی عنہ

مہر

محمد منفعت علی عفی عنہ

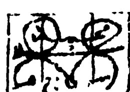
وتوکل علی العزیز الرحیم

مدرس مدرسہ عربیہ دیوبند

جو شیعہ نصوص قطعیہ کے منکر ہین مثلاً معاذ اللہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی نسبت قذف کرتے ہین یا الوہیت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے معتقد ہین یا یہ اعتقاد رکھتے ہین کہ وحی درحقیقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرف بھیجی جاتی تھی مگر حضرت جبرئیل علیہ السلام بغلط حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو پہونچاتے تھے وہ لوگ باتفاق اہل سنت کافر ہین اُنکے جنازہ کی نماز اہل سنت کو قطعاً ممنوع ہے۔ اور جو اہل تشیع ایسے عقائد تو نہین رکھتے مگر سب شیخین رض کرتے ہین اُنکے کفر مین قدماے اہل سنت کف لسان کرتے تھے مگر متاخرین نے اُنکی بھی تکفیر کی ہے پس اہل سنت کو اُنکے جنازہ کی نماز سے بھی احتراز لازم ہے۔ اور جو اہل سنت بپاس قرابت یا بپاس رفاقت شیعون کے نماز جنازہ مین اُنکے مجتہد کے ساتھ شریک ہونگے یا علحدہ پڑھینگے وہ گنہگار ہونگے اور اگر اُنکے عقائد کو برا نجانکر اُنکی جنازہ کی نماز مین شریک ہونگے وہ بھی مثل اُنکے شمار کیے جائینگے بموجب حدیث شریف من تشبہ بقوم فھو منھم واللہ اعلم بالصواب

محمد لطف اللہ عفی عنہ مہر علیگڈھ سے

سب بے شبہ جو اہل تشیع کہ نصوص قطعیہ سے منکر ہو اوسکا جنازہ پڑھنا اہل سنت کو جائز نہیں ہے فقط

دوست محمد مدرس اول مدرسہ عربیہ اسلامیہ آگرہ مُہر 

امام جامع مسجد آگرہ

استفتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چہ می فرمایند علمائے دین و مفتیان شرع متین اندرین مسئلہ شخصے دعوے مذہب اہل سنت و الجماعت می کند لاکن در مطبع خود و باہتمام خویش و بصرف خود بر حاشیہ قرآن مجید تفسیرے بموجب عقائد مذہب شیعہ طبع می کند۔ اندرین تفسیر در مقامات مختلفہ و متعددہ نسبت خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین و درباره حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا الفاظ شنیع از ہمین قبیل اند فاسق۔ فاجر۔ غاصب۔ منافق۔ دشمن اہل بیت۔ وغیرہم بکثرت مرقوم اند و آن شخص وقت صحت و مقابلہ کاپی این الفاظ را از زبان خود ادا مے کند۔ پس بموجب حدیث شریف و مذہب امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ شخصے کہ از وہمین فعل بوقوع انجامد آیا اہل سنت والجماعۃ است یا نہ و دیگر مسلمانان را باچنین کس رسم و ربط داشتن جائز است یا نہ فقط بینوا و توجروا من اللہ تعالیٰ۔

الجواب

عمل و فعل آن شخص نہ بر وفق قول اوست کہ بظاہر دعویٰ سنیت خود می کند ودر ترویج مذہب اہل بطلان و ضلال سعی بجا می آرد و کلمات سبّ صحابہ و شیخین بطبع می کنانند۔ و رواج می دہد پس بظاہر دعوائش کہ از اہل سنت و جماعت ہستم صرف از راہ تقیہ و تغلیط و تلبیس ہست ورنہ مذہب باطل و کلمات کفر و فسق را بدین طور رواج دادن و شائع نمودن از اہل حق ممکن نہ بود پس اگر حقیقۃً آن شخص کلمات طعن صحابہ

ولعن شیخین را معتقد است وشیوع ورواج آن را کرده ومبغوض میداند چنانکه ظاہر
حال اوست فاسق است اشد فسق وضال ومبتدع است بلکہ نزد بعض کافر وملحد
اعاذ باللہ تعالیٰ منہ واگر اعتقاد کلمات مذکورہ نسبت صحابہ ندارد وصرف بغرض حصول
دنیا دین برباد میدہد ومذہب اہل باطل را رواج میدہد مستحق تعزیر وقابل مواخذہ
است۔ افک حضرت صدیقہ وانکار صحبت حضرت صدیق رضی اللہ عنہما را باتفاق کفر و
الحاد گفتہ اند واکثر علما سب شیخین رضی اللہ عنہما ولعن وطعن ایشان را نیز کفر وزندقہ فرمودہ اند
بلکہ بعضی بسوے عدم قبول توبہ شان رفتہ اند۔ صاحب درمختار آوردہ۔ آوا لکافر
بسب الشیخین او بسب احدہما فی البحر عن الجوہرۃ معزیا للشہید من سب الشیخین او طعن فیہما کفر
ولا تقبل توبتہ وبہ اخذ الدبوسی وابو اللیث وہو المختار للفتوی الخ وصاحب ردمختار شامی بعد
تصنیف قول بالا فرمودہ نعم لا شک فی تکفیر من قذف السیدۃ عائشۃ رضی اللہ عنہا
او انکر صحبۃ الصدیق او اعتقد الالوہیۃ فی علی او ان جبرئیل غلط فی الوحی او نحو ذلک
من الکفر الصریح المخالف القرآن ولکن لو تاب تقبل توبتہ الخ پس آن شخص را لازم است
اگر در دعوی خود صادق ہست وتقیہ را در معتقدات خود راہ ندادہ کہ از فعل وکردار باطل
خود توبہ کند ودر پے آزار اہل اسلام بلکہ آزار حق تبارک وتعالیٰ ورسول مجتبیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم نباشد۔ فی الحدیث القدسی عن اللہ تبارک وتعالیٰ من عادی لی ولیا آذنتہ
بالحرب او کما قال۔ قال اللہ تعالیٰ ومن یتولہم منکم فانہ منہم۔ دوستی اہل ضلال بسوے
ضلال می کشد وبقعر جحیم می اندازد وموافقت بایشان ہم از ایشان میکند۔ فَلَا تَقْعُدْ
بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۔ آن شخص بعد استماع نہی شرعی ووعید قرآنی اگر
از فعل خود توبہ نکند واز حرکات خویش رجوع نہ نماید اورا از اہل سنت وجماعت
نہ بیند [illegible] وا ومخالطت نہ نمایند وترک سلام وکلام کنند۔ قال اللہ تعالیٰ
وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وفی حدیث مسلم ومن دعا الی ضلالۃ کان علیہ ا[illegible]

ص [illegible]

الا اثم مثل آثام من تبعه لا ينقص ذلك من آثامهم شيئا الحديث وروى البيهقي مرسلا من وقر صاحب بدعة فقد اعان على هدم الاسلام - وعن نافع ان رجلا الى ابن عمر فقال ان فلانا يقرء عليك السلام فقال انه بلغني انه قد احدث فان كان قد احدث فلا تقرئه مني السلام الحديث فقط والله تعالى اعلم - كتبه الاحقر عزيز الرحمن الديوبندي عفي الله عنه

الجواب صحيح
محمد منفعت علی عفی عنہ
مدرس مدرسہ اسلامیہ دیوبند
(مہر: محمد منفعت علی ۱۳۰۲)

احباب المجیب واجاد المجیب
خلیل احمد عفی عنہ
مدرس دوم

اجاد المجیب
بندہ محمود عفی عنہ
مدرس اول

الجواب صحیح
غلام رسول عفی عنہ
مدرس مدرسہ عربیہ
دیوبند

الجواب صحیح
حبیب الرحمن عفی عنہ
دیوبندی

صحیح الجواب
محمد حسن عفی عنہ مدرس مدرسہ دیوبند

اسی طرح پر ایک فتوی مطبع نظامی واقع کانپور میں مسمی بلیغہ جناب مولوی الٰہی بخش صاحب جلال پوری مطبوع ہو کر مفید خاص و عام اہل اسلام ہوا جزاک اللہ فی الدارین خیرا ۔ تمہید اس حق الامر کی یہ ہے کہ بعض حضرات اہل سنت و جماعت نکاح عورت سنیہ کا مرد شیعہ تبرائی کے ساتھ بسبب غفلت و ناواقفیت مسئلہ کے کرتے ہیں اور اسکو زندہ درگور کر دیتے ہیں اور مصداق خسر الدنیا والآخرۃ کے ہوتے ہیں ۔ نقصان دنیوی یہ ہے کہ اکثر علمائے محققین کے نزدیک نکاح مذکور صحیح و جائز نہیں پس ہمیشہ وہ عورت

مرتکب زنا وحرام کی ہوئی اور اولاد ولد الزنا اور حرامی ہوئی اور جو شخص
عاجز ہوکے اپنا مذہب بدل ڈالا یعنی شیعہ ہوگئی تو اور بھی
زیادہ مستحق عذاب شدید اخروی ہوئی۔ اسکے بعد
فتوی طویل مطبوع ہے جسپر بہت سے مواہیر
علماء متبحر کے ہین مسلمان مطبع موصوف سے
اس فتوی کو طلب فرماوین اور عمل کرین
والسّلام علیٰ من
اتّبع الہُدیٰ
۱۸۹۴ء

[illegible] [illegible]

قطعہ تاریخ طبعزاد منشی امیرالدین صاحب ساکن گلاب خانہ آگرہ

افتخار الہدیٰ ہوئی جو طبع
جلے گا جہل مرکب کے نار مین بہ خو
چبھا دے تیر حسد دلمین رافضی بدکیش
اگرچہ جہد کرے کوئی مجتہد شیعہ
ہوئی جو فکر مجھے سال کی خرد نے کہا

نظیر دیکھا نہین بولے اہل فن اسکا
مزہ اوٹھائینگے جو ہونگے خوش دہن اسکا
جو دیکھے ایک بھی گر نقطہ طعنہ زن اسکا
جواب لکھ نہین سکتا ہے بے سخن اسکا
امیر رد روافض بجا ہے سن اسکا
۱۳۱۲ھ

بالخیر تمت

ابیات

ز لفظش رنگ معنی جلوه داده
چو از بیرون مینا رنگ باده

ز معنی یک گلستان شوخی گل
نهفته در هجوم رنگ سنبل

سوادش رنگ دود آتش طور
مدادش از سواد دیده حور

الله بس باقی هوس